Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

شری مانی رام و دیگران

بنام

دی سٹیٹ آف اتر پردیش

تاریخ فیصلہ: 13 مئی، 1994

[آر ایم سہائی، فیضان الدین اور بی ایل ہنساریہ، جسٹس صاحبان]

تعزیراتِ ہند، 1860: دفعات 147، 148، 149 اور 302۔

قتل-استغاثہ-متعلقہ گواہ کی تفتیش-غیر جانبدار گواہوں کو پیش نہ کرنا-اکیلے متعلقہ گواہ کی گواہی پر مبنی سزا—قرار پایا کہ، ناجائز۔

انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872:

قتل-گواہ استغاثہ کا بیان-طبّی ثبوت سے متصادم ہونا—جب تک تسلی بخش وضاحت نہ کی جائے، نہ صرف گواہی بلکہ پورے استغاثہ کے کیس کو مشکوک بناتا ہے۔

ایک قتل کے مقدمے میں متوفی کے بھائی نے گواہی دی کہ واقعہ کے دن جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ مارکیٹنگ سے واپس اپنے گاؤں جا رہے تھے، تو اپیل کنندہ پستول اور لاٹھیوں سے لیس گنے کے کھیت سے نکلے اور انہیں گھیر لیا۔ جب ایک اپیل کنندہ نے انہیں للکارا تو اس کا بھائی بھاگنے لگا جس پر دو اپیل کنندگان نے اس کے پیچھے سے گولیاں چلائیں جبکہ وہ بھاگ رہا تھا اور باقی اپیل کنندگان نے لاٹھیوں سے اس پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔ اس نے یہ بھی گواہی دی کہ مدد کے لیے اس کی چیخوں پر اس کے گاؤں کے تین افراد کی توجہ مبذول ہوئی جو موقع واقعہ پر پہنچے اور واقعہ دیکھا۔ لیکن استغاثہ نے ان افراد کو جو غیر جانبدار گواہ تھے، پیش نہیں کیا۔ مزید برآں، متوفی کے بھائی کی گواہی طبّی ثبوت سے متصادم تھی جس سے پتہ چلا کہ متوفی کی پیٹھ یا کندھوں کے پیچھے کہیں بھی گولی کا زخم نہیں تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

متوفی کے بھائی کے اکیلے بیان پر انحصار کرتے ہوئے، ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندگان کو سزا سنائی یہ کہتے ہوئے کہ اس کی گواہی قابل اعتماد اور تمام داغوں سے پاک ہے۔ اپیل پر، عدالتِ عالیہ نے سزا کو برقرار رکھا۔

اس عدالت میں اپیل پر، اپیل کنندگان کی جانب سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ دونوں زیریں عدالتوں کے نتائج سنگین کمزوریوں کا شکار ہیں اور اپیل کنندگان کی سزا برقرار نہیں رہ سکتی کیونکہ متوفی کے بھائی کی گواہی، جو ایک متعلقہ گواہ تھا، نہ صرف طبّی ثبوت سے متصادم تھی بلکہ غیر جانبدار ذرائع سے اس کی کوئی تائید بھی نہیں تھی۔

اپیل منظور کرتے ہوئے یہ عدالت:

قرار دیا گیا کہ: 1۔ اگر گواہ استغاثہوں کا بیان طبّی ثبوت سے مکمل طور پر متصادم ہو تو یہ استغاثہ کے کیس میں سب سے بنیادی خامی ہے اور جب تک اس تضاد کی معقول وضاحت نہ کی جائے، یہ نہ صرف گواہی کو مشکوک بنانے کے لیے کافی ہے بلکہ پورے کیس کو بھی۔

2۔ موجودہ معاملے میں اکیلے گواہ کا بیان طبّی ثبوت سے مکمل طور پر متصادم ہے، کیونکہ متوفی کی پیٹھ یا کندھے کے پچھلے حصے پر کوئی زخم نہیں پایا گیا جو اس کے بیان کی تائید کر سکے۔ لہٰذا، اسے واقعہ کا چشم دید ماننا اور اس کی گواہی پر سزا قائم کرنا غیر محفوظ ہے۔

3۔ جہاں براہ راست گواہی ماہرانہ گواہی سے تائید نہ پاتی ہو تو ایسی گواہی استغاثہ کے کیس کے سب سے اہم حصے میں ناکافی ہے اور، لہٰذا، ایسی گواہی کی بنیاد پر ملزمان کو سزا دینا مشکل ہے۔

استغاثہ نے ان غیر جانبدار گواہوں میں سے کسی کو بھی پیش نہیں کیا، جو واقعہ کی جگہ پر بالکل اسی وقت پہنچے تھے جب متوفی پر حملہ کیا جا رہا تھا۔ استغاثہ نے غیر جانبدار گواہوں کو روکے رکھا اور صرف متوفی کے سگے بھائی جو ایک متعلقہ گواہ تھا، کو پیش کیا۔ استغاثہ کے کیس کی تائید کے لیے کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے۔ نتیجتاً اپیل کنندگان کی سزا کالعدم کر دی جاتی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1993/238۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الہ آباد عدالتِ عالیہ کے 18.5.1992 کے فیصلے اور آرڈر سے جو فوجداری اے نمبر 1979/2063 میں صادر ہوا تھا۔

اپیل کنندگان کی جانب سے: ایم ایس گنیش اور مس ایس جانی۔

مدعاعلیہان کی جانب سے: انیس احمد خان اور اے ایس پنڈیر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس فیضان الدین، جسٹس نے سنایا:

اپیل کنندگان مانی رام، اگیارام، رام جیون، کیول، سنت رام، سیارام اور جنجلی پر الزام عائد کیا گیا اور تعزیراتِ ہند کی دفعہ 147، 148 اور 149/302 کے تحت مقدمہ چلایا گیا کہ انہوں نے 27 جنوری 1978 کو تقریباً شام 4 بجے باسدیو کے قتل کا ارتکاب کیا۔ فاضل چہارم ایڈیشنل سیشن جج، بستی نے سیشن ٹرائل نمبر 78/195 میں اپیل کنندگان مانی رام اور اگیارام کو پینل کوڈ کی دفعہ 148 اور 149 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دے کر بالترتیب دو سال کی سخت قید اور عمر قید کی سزا سنائی جبکہ باقی اپیل کنندگان، یعنی رام جیون، کیول، سنت رام، سیارام اور جنجلی کو دفعہ 147 اور 149 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دے کر ہر ایک کو بالترتیب ایک سال کی سخت قید اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ تمام سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی گئی۔ اپیل کنندگان کو دی گئی ان سزاؤں اور سزاؤں کو الہ آباد عدالتِ عالیہ نے اپیل میں برقرار رکھا جس کے خلاف خصوصی اجازت کے تحت یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

استغاثہ کا کیس جو ایف آئی آر نمائش کا-2 سے سامنے آتا ہے جسے مطلع کنندہ پربھو ناتھ، استغاثہ گواہ 2 نے 27 جنوری 1978 کو شام 6:25 بجے تھانہ سدر بازار بستی (یوپی) میں درج کرایا تھا، یہ ہے کہ اپیل کنندگان اور متوفی باسدیو، مطلع کنندہ پربھوناتھ (استغاثہ گواہ 2 جو متوفی کا بھائی ہے) اور ان کے والد بالی کے درمیان دشمنی کے تعلقات تھے کیونکہ واقعہ سے پہلے ہی ان کے درمیان فوجداری اور دیوانی مقدمات زیر سماعت تھے۔ کہا جاتا ہے کہ 27 جنوری 1978 کو تقریباً شام 1 بجے متوفی باسدیو اپنے بھائی پربھو (استغاثہ گواہ 2) کے ساتھ اپنے گاؤں بگھیا سے گوٹوا بازار مارکیٹنگ کے لیے گئے تھے اور شام تقریباً 4 بجے جب وہ اپنے گاؤں واپس لوٹ رہے تھے اور گاؤں کوری میں سرکاری ٹیوب ویل کے قریب پہنچ چکے تھے، تمام اپیل کنندگان اچانک گنے کے کھیت سے نکلے اور انہیں گھیر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندگان مانی رام اور اگیارام دیسی پستولوں سے لیس تھے جبکہ باقی اپیل کنندگان لاٹھیوں سے لیس تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ سنت رام کے اشتعال انگیز الفاظ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"انہیں مار دو اور فرار نہ ہونے دو" پر، اپیل کنندگان مانی رام اور اگیارام نے اپنے دیسی پستولوں سے باسدیو پر گولیاں چلائیں اور باقی اپیل کنندگان نے لاٹھیوں سے اس پر حملہ کیا۔ مطلع کنندہ کی مدد کے لیے چیخیں سن کر اس کے گاؤں کے تین افراد رام پھیر، بھرکل اور رام اجور کی توجہ مبذول ہوئی جو ان کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے، جو موقع واقعہ پر دوڑے آئے اور واقعہ دیکھا۔ اس کے بعد اپیل کنندگان واقعہ کی جگہ سے فرار ہو گئے۔ مطلع کنندہ پر بھوناتھ، استغاثہ گواہ 2 جو واقعہ کے وقت اپنے بھائی باسدیو کے ساتھ تھا، اپنے بھائی باسدیو کی مدد کے لیے آگے نہیں بڑھ سکا کیونکہ اسے خوف تھا کہ اپیل کنندگان اسے بھی گولی مار دیں گے۔ پر بھوناتھ نے زخمی باسدیو کو رکشے پر سوار کر کے تھانہ لے گیا جہاں اس نے واقعہ کے حوالے سے ایف آئی آر نمائش کا-1 درج کرائی۔

زخمی باسدیو کو سول ہسپتال، بستی بھیجا گیا جہاں ڈاکٹر چتر ویدی نے اس کا طبّی معائنہ کیا جنہیں اس کے جسم پر زخم نمائش کا-5 کے زخم کی رپورٹ کے مطابق ملے۔ تاہم، باسدیو اسی شام ہسپتال میں شام 7:15 بجے انتقال کر گیا۔ ڈاکٹر ایس جی کیکڑیوال استغاثہ گواہ 1 نے اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا اور اپنی پوسٹ مارٹم رپورٹ نمائش کا-1 کے مطابق اس کے جسم پر درج ذیل زخم پائے:-

1۔ کانٹیوژن (چوٹ) 10 سینٹی میٹر x 8 سینٹی میٹر چہرے کے بائیں طرف، بائیں لوب کے بالکل سامنے۔

2۔ کانٹیوژن 5 سینٹی میٹر x 1.5 سینٹی میٹر ٹھوڑی کے سامنے، نیچے جبڑے (مینڈیبل) کے سامنے کی ہڈی فریکچر، 3 سینٹی میٹر چوڑا حصہ پورے جبڑے کے سامنے کا حصہ باقی جبڑے سے الگ تھا (تین ٹکڑوں میں)۔

3۔ پھٹا ہوا زخم (لیسر ٹیڈ وونڈ) 3 سینٹی میٹر x 1 سینٹی میٹر x ہڈی کی گہرائی تک، سر کی کھال بائیں طرف، درمیانی لکیر کے متوازی، بائیں کان سے 9 سینٹی میٹر اوپر۔

4۔ پھٹا ہوا زخم 4 سینٹی میٹر x 0.5 سینٹی میٹر x ہڈی کی گہرائی تک، سر کی کھال بائیں طرف، زخم نمبر 3 سے 2.5 سینٹی میٹر اوپر اور متوازی۔

5۔ پھٹا ہوا زخم 3 سینٹی میٹر x 0.5 سینٹی میٹر x ہڈی کی گہرائی تک، سر کی کھال دائیں طرف، دائیں کان سے 10 سینٹی میٹر اوپر۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

6۔ پھٹا ہوا زخم 3 سینٹی میٹر x 1 سینٹی میٹر x ہڈی کی گہرائی تک، پیچھے (آکی پیٹل علاقہ)، بائیں کان سے 10 سینٹی میٹر پیچھے۔

7۔ متعدد گولیوں کے زخم (50 عدد) 17 سینٹی میٹر x 13 سینٹی میٹر کے علاقے میں دائیں کندھے اور بازو کے اوپری حصے کے سامنے اور بیرونی حصے پر؛ سب سے بڑا زخم کاغذ پھاڑنے جتنا گہرا X پٹھوں کی گہرائی تک اور سب سے چھوٹا 0.2 سینٹی میٹر x سطحی: بے ترتیب سیاہی (بلیکیننگ)، ٹیٹو بننے کے نشان (ٹیٹوانگ) اور تلاشی کے نشان (سرچنگ) موجود۔

(زیر تاکید)

8۔ خراشی زخم (ابریژن) 2 سینٹی میٹر x 2 سینٹی میٹر، سینے کے دائیں طرف، نپل سے 5 سینٹی میٹر اوپر اور باہر کی طرف۔

9۔ خراشی زخم 4 سینٹی میٹر x 3.5 سینٹی میٹر، دائیں بازو کے پیچھے، کلائی کے جوڑ سے 18 سینٹی میٹر اوپر۔

10۔ کانٹیوژنز (4 عدد) 10 سینٹی میٹر x 6 سینٹی میٹر کے علاقے میں بازو اور کلائی کے پیچھے ایک دوسرے کو کراس کرتے ہوئے، نیچے دائیں ریڈیس ہڈی میں فریکچر کلائی کے جوڑ سے 2 سینٹی میٹر اوپر۔

11۔ خراشی کانٹیوژن 9 سینٹی میٹر x 8 سینٹی میٹر، دائیں ہاتھ کے پیچھے۔

12۔ کانٹیوژن کے ساتھ خراشی زخم 8 سینٹی میٹر x 5 سینٹی میٹر، بائیں بازو کا نچلا حصہ، ترچھا پیچھے اور بیرونی حصہ، کہنی کے بالکل اوپر۔

13۔ متعدد کانٹیوژنز (6 عدد) 17 سینٹی میٹر x 1 سینٹی میٹر کے علاقے میں بائیں بازو کے پیچھے اور بیرونی حصے پر ایک دوسرے کو کراس کرتے ہوئے۔

14۔ متعدد کانٹیوژنز 14 سینٹی میٹر x 11 سینٹی میٹر کے ایک علاقے میں بائیں ہاتھ اور کلائی کے جوڑ کے پیچھے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

15۔ پھٹا ہوا زخم 2 سینٹی میٹر x 0.5 سینٹی میٹر x ہڈی کی گہرائی تک، بائیں ٹانگ کے سامنے، گھٹنے کے جوڑ سے 20 سینٹی میٹر نیچے۔

16۔ خراشی زخم 2 سینٹی میٹر x 0.5 سینٹی میٹر، بائیں ٹانگ کے سامنے، گھٹنے کے جوڑ سے 8 سینٹی میٹر نیچے۔

17۔ کانٹیوژن 10 سینٹی میٹر x کاغذ پھاڑنے جتنا، بائیں ٹانگ کے سامنے اور نچلے حصے پر، جس میں ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی (کاغذ پھاڑنے جتنا)؛ نیچے بائیں ٹانگ کے نچلے حصے کی ہڈی فریکچر، دونوں ہڈیاں کاغذ پھاڑنے جتنی ٹوٹی ہوئیں۔

18۔ متعدد کانٹیوژنز (5) 11 سینٹی میٹر x 8 سینٹی میٹر کے علاقے میں دائیں ٹانگ پر کاغذ پھاڑنے جتنا۔

19۔ خراشی زخم 2 سینٹی میٹر x 0.3 سینٹی میٹر، دائیں ٹانگ کے سامنے، ٹخنے کے جوڑ سے 14 سینٹی میٹر اوپر کاغذ پھاڑنے جتنا۔

ڈاکٹر ٹیکڑیوال، استغاثہ گواہ 1 کے بیان کے مطابق، صرف زخم نمبر 7 آتشیں ہتھیار سے ہوا تھا اور باقی زخم سخت اور کند اشیاء جیسے لاٹھی سے ہوئے تھے۔ نمائش کا-1 وہ پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے جو انہوں نے تیار کی اور دستخط کی۔ ڈاکٹر کی رائے میں متوفی کی موت اس کے سر پر زخموں کے ساتھ ساتھ متاثرہ شخص کے بے ہوش ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

ٹرائل میں تمام اپیل کنندگان نے اپنی بے گناہی کا دعویٰ کیا اور دلیل دی کہ دشمنی کی وجہ سے ان پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔

فاضل ٹرائل جج نے اپیل کنندگان کی سزا متوفی کے بھائی پربھو ناتھ، استغاثہ گواہ 2 کے اکیلے بیان کی بنیاد پر درج کی یہ کہتے ہوئے کہ اس کی گواہی قابل اعتماد اور تمام داغوں سے پاک ہے۔ عدالتِ عالیہ نے بھی پربھو ناتھ، استغاثہ گواہ 2 کی گواہی کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ اس کا بیان تضادات سے پاک ہے اور وہ واقعہ کا قابل اعتماد گواہ ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندگان کی سزا اس کے اکیلے بیان پر مبنی ہو سکتی ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندگان کے وکیل نے پُرزور استدلال کیا کہ پربھوناتھ، استغاثہ گواہ 2 متوفی کا سگا بھائی ہے اور، لہٰذا، وہ انتہائی متعلقہ گواہ ہے اور اس طرح اس کا اکیلے بیان بغیر کسی غیر جانبدار ذریعہ سے تصدیق کے اپیل کنندگان کو سزا دینے کے لیے قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ اکیلے چشم دید گواہ پربھوناتھ کا بیان طبّی ثبوت سے مطابقت نہیں رکھتا جو خود اس بات کے لیے کافی ہے کہ وہ واقعہ کا چشم دید گواہ نہیں بلکہ ایک گھڑا ہوا گواہ ہے، جس حقیقت کو دونوں زیریں عدالتوں نے نظرانداز کیا اور، لہٰذا، دونوں زیریں عدالتوں کے نتائج سنگین کمزوریوں کا شکار ہیں اور اپیل کنندگان کی سزا برقرار نہیں رہ سکتی۔ پربھوناتھ، استغاشہ گواہ 2 کی گواہی اور ڈاکٹر ٹیکڑیوال، استغاشہ گواہ 1 کی گواہی کے قریب سے جائزے پر، ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دلائل میں بہت وزنی حقیقت ہے۔

پربھوناتھ، استغاشہ گواہ 2 کی گواہی سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اس کے گاؤں کے رام پھیر، بھرکل اور رام اجور بھی واقعہ کی جگہ پر بالکل اسی وقت پہنچے تھے جب اس کے بھائی متوفی باسدیو پر حملہ کیا جا رہا تھا لیکن استغاثہ نے ان غیر جانبدار گواہوں میں سے کسی کو بھی پیش نہیں کیا۔ پربھوناتھ نے البتہ کہا کہ گواہ اجور اس مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش نہیں ہو سکا کیونکہ اس کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ چل رہا تھا۔ اس نے یہ بھی گواہی دی کہ رام پھیر اور بھرکل بھی خوف اور گواہ کے طور پر پیش نہ ہونے کے لیے رقم دیے جانے کی وجہ سے گواہ بننے سے قاصر تھے۔ پربھوناتھ، استغاثہ گواہ 2 کا یہ بیان محض قیاسی ہے کیونکہ اس کے اپنے بیان کے مطابق اس کی ان گواہوں میں سے کسی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی یہ معلومات کسی ذریعہ پر مبنی تھیں۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ استغاثہ نے غیر جانبدار گواہوں کو روکے رکھا اور صرف متعلقہ گواہ پربھوناتھ، استغاثہ گواہ 2 کو پیش کیا، جو متوفی کا سگا بھائی تھا۔

مذکورہ بالا حقائق کے علاوہ یہ بات بھی واضح کی جا سکتی ہے کہ پربھوناتھ، استغاثہ گواہ 2 نے کراس ایگزامینیشن میں تسلیم کیا کہ جیسے ہی اپیل کنندگان گنے کے کھیت سے نکلے اور جب اپیل کنندہ سنت رام نے باسدیو کو للکارا، تو وہ بھاگنے لگا اور اس وقت اپیل کنندہ مانی رام مشرق۔ مغرب کی طرف 60-70 گز کے فاصلے پر کھڑا تھا اور اپیل کنندہ اگیارام جو مانی رام سے تقریباً 4-5 فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا، باسدیو کا پیچھا کیا اور ان دونوں نے اس پر اپنی کٹاؤں (پستولوں) سے گولیاں چلائیں جبکہ متوفی بھاگ رہا تھا۔ یہ بیان واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ متوفی کو پیچھے سے گولیاں چلائی گئیں جب وہ بھاگ رہا تھا اور اپیل کنندگان مانی رام اور اگیارام اس کا پیچھا کر رہے تھے۔ ایسا ہونے کی صورت میں گولی یا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چھروں کے زخم اس کی پیٹھ پر یا کم از کم کندھے کے پیچھے کہیں لگنے چاہیے تھے لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا، طبّی ثبوت اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق زخم نمبر 7 آتشیں ہتھیار سے ہوا تھا۔ زخم نمبر 7 کا جائزہ واضح طور پر ظاہر کرے گا کہ دائیں کندھے اور بازو کے اوپری حصے کے سامنے اور بیرونی حصے پر 17x 13 سینٹی میٹر کے علاقے میں متعدد گولیوں کے زخم تھے لیکن نہ تو پیٹھ پر اور نہ ہی کندھے کے پیچھے کہیں کوئی زخم تھا۔ زخم نمبر 7 کے علاوہ کوئی دوسرا گولیاں چلنے کا زخم نہیں تھا۔ نہ تو ڈاکٹر جس نے پہلے زخمی باسدیو کا معائنہ کیا تھا اور نہ ہی ڈاکٹر جس نے پوسٹ مارٹم کیا تھا، اکیلے چشم دید گواہ پربھوناتھ کے بیان کی تائید کے لیے پیٹھ یا کندھے کے پچھلے حصے پر کوئی زخم پایا۔ اس عدالت کے فیصلوں کی ایک طویل سیریز سے یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جہاں براہ راست گواہی ماہرانہ گواہی سے تائید نہ پاتی ہو تو ایسی گواہی استغاثہ کے کیس کے سب سے اہم حصے میں ناکافی ہے اور، لہٰذا، ایسی گواہی کی بنیاد پر ملزمان کو سزا دینا مشکل ہوگا۔ اگر گواہ استغاثہوں کا بیان طبّی ثبوت سے مکمل طور پر متصادم ہو تو یہ استغاثہ کے کیس میں سب سے بنیادی خامی ہے اور جب تک اس تضاد کی معقول وضاحت نہ کی جائے، یہ نہ صرف گواہی کو مشکوک بنانے کے لیے کافی ہے بلکہ پورے کیس کو بھی۔ موجودہ معاملے میں جیسا کہ نوٹس کیا گیا ہے، اکیلے گواہ پربھوناتھ کا بیان طبّی ثبوت سے مکمل طور پر متصادم ہے اور، لہٰذا، اسے واقعہ کا چشم دید ارماننا مشکل ہے اور اس لیے ایسے گواہ کے اکیلے بیان پر سزا قائم کرنا غیر محفوظ ہوگا۔ استغاثہ کے کیس کی تائید کے لیے کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے۔ نتیجتاً، اپیل کنندگان کی سزا کالعدم کرنے کی مستحق ہے۔

نتیجتاً اپیل کامیاب ہوتی ہے اور اسے منظور کر لیا جاتا ہے۔ اپیل کنندگان مانی رام اور اگیارام کی پینل کوڈ کی دفعہ 148 اور 149 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 302 کے تحت سزا کالعدم کر دی جاتی ہے۔ اپیل کنندگان رام جیون، کیول، سنت رام، سیارام اور جنجلی کی دفعہ 147 اور 149 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 302 کے تحت سزا بھی کالعدم کر دی جاتی ہے اور تمام اپیل کنندگان الزامات سے بری کر دیے جاتے ہیں۔ اگر اپیل کنندگان کسی دوسرے جرم میں مطلوب نہیں ہیں تو انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔

اپیل منظور کر لی گئی۔